

حضرت خواجہ امام بخش مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

کے فارسی مجموعہ اوراد کا اردو ترجمہ

حسب ارشاد گرامی

حضرت الحاج میاں کریم بخش مہاروی دامت برکاتہ

مہار شریف تحصیل چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر

ترجمہ و ترتیب

پروفیسر افتخار احمد چشتی صمدی سلیمانی

چشتیہ اکیڈمی فیصل آباد پاکستان



حضرت خواجہ امام بخش مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

کے فارسی مجموعۂ اوراد کا اردو ترجمہ

حسبِ ارشادِ گرامی

حضرت الحاج میاں کریم بخش مہاروی دامت برکاتہ

مہار شریف تحصیل چشتیاں شریف ضلع بہاول نگر

ترجمہ و ترتیب

پروفیسر افتخار احمد چشتی صمدی سلیمانی

چشتیہ اکیڈمی فیصل آباد پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ
كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ



سلام

از حضرت خواجہ امام بخش مہاروی ؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَے شہِ ذُوالعطا سلامُ علیک
وَی مہِ پُرضیاء سلامُ علیک

بر فلک جُملہ مُلک گویاں!
اَے رسُولِ خُدا سلامُ علیک

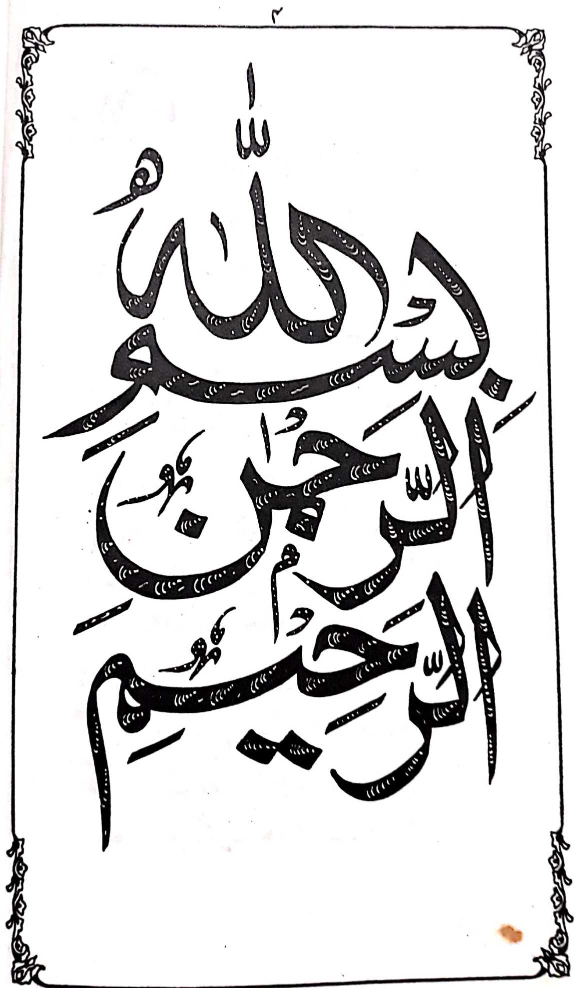
گُفت پیغمبراں شبِ معراج
مرحبا سیّدا سلامُ علیک

ہمہ خاصانِ دہر ہمچو نجوم!
"اَنۡتَ بَدۡرُالدُّجےٰ" سلامُ علیک!

ہر دو عالم ز نورِ تو ظاہر!!
"اَنۡتَ نُورُالۡھُدیٰ" سلامُ علیک

سُوئے عاجز ببیں بہ لُطف و کرم
اَے شہِ انبیاء سلامُ علیک

(دیوانِ عاجز)


بسم الله الرحمن الرحيم

عرضِ حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطبِ زماں حضرت خواجہ نور محمد مہاروی (وصال ۳ ذوالحجہ ۱۲۰۵ھ) کے بعد آپ کے سجادگانِ عالی مقام اور حضراتِ خاندانِ ذی وقار نے دین و سلسلہ کی تبلیغ و اشاعت میں ایسے کارہائے نامے سرانجام دیئے جو تاریخ میں سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپ کے خاندانِ ذی شان میں آپ کے پڑپوتے حضرت خواجہ امام بخش مہاروی کو علم و فضل اور سلوک و معرفت میں نمایاں مقام حاصل ہے۔

مخدومی حضرت میاں نور جہانیاں محمودی مہاروی رحمۃ اللہ نے مخزنِ چشت، اردو ترجمہ کے دعائیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ "خواجہ امام بخش مہاروی رشتہ کے اعتبار سے قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی کے صاحبزادے خواجہ نور احمد مہاروی کے پوتے ہیں۔ مگر اس نسلی و معنوی تعلق کے علاوہ لاریب و بلا مبالغہ آپ عالمِ بے مثال، فاضلِ جلیل اور صوفیٔ کامل ہیں۔"

خواجہ امام بخش مہاروی کی پانچ تصانیف میں سے دو تصانیف گلشنِ ابرار اور مخزنِ چشت کے اردو تراجم حضرت میاں نور جہانیاں محمودی مہاروی کی نگرانی اور سرپرستی میں شائع ہو چکے ہیں۔ تیسری تصنیف مکتوباتِ مہاروی کا اردو ترجمہ حضرت میاں کریم بخش صاحب مہاروی دامت برکاتہ، کی زیرِ نگرانی و سرپرستی شائع ہو چکا ہے۔ صاحبِ موصوف خواجہ امام بخش مہاروی کے خاندان میں صاحبِ علم و فضل اور حاملِ سلوک و معرفت ہیں۔

خواجہ امام بخش کا منظوم کلام دیوانِ عاجز حیدرآباد دکن سے شائع ہوا تھا۔ سنِ طباعت معلوم نہیں ہے۔

پانچویں تصنیف پنج گنج ہے۔ جو حضراتِ سلسلۂ چشتیہ کے خمس الاوقات اوراد

پر مشتمل ہے۔ اور یہ سالکین کی رہبری و سہولت کے لئے ۱۳۰۸ھ لکھی گئی تھی۔

خواجہ کریم بخش صاحب دامت برکاۃ' کی دلی خواہش تھی کہ اس کا بھی اردو ترجمہ شائع کیا جائے۔ پانچ ماہ کی شدید علالت کے بعد اب قدرے ہوش آیا تو اس کا ترجمہ شروع کیا۔ ترجمہ پہلے پروفیسر ڈاکٹر محمد اختر چیمہ صاحب (صدر شعبۂ فارسی گورنمنٹ کالج فیصل آباد) نے دیکھا اور اصلاح کی۔ پھر پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب (صدر شعبۂ عربی گورنمنٹ کالج فیصل آباد) نے نظر ثانی کی۔

اس کے بعد یہ ترجمہ الحاج میاں کریم بخش صاحب دامت برکاۃ' کی خدمت عالیہ میں مہار شریف بھیجا گیا، اصلاح کے لئے اور منظوری کے لئے۔ آپ نے دیکھا، اصلاح کی۔ ہدایات دیں۔ اب اسے شائع کیا جا رہا ہے۔

؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

مخلص

خادم الفقراء

افتخار احمد چشتی صمدی سلیمانی

عفی عنہ

کاشانۂ چشتیہ، فیصل آباد،

یکم ذوالحجہ، ۱۴۱۷ھ

(۹ اپریل ۱۹۹۷ء)

مختصر تعارف

حضرت خواجہ امام بخش مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

اسمِ گرامی :۔۔۔۔۔۔ خواجہ امام بخش مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

والدِ گرامی :۔۔۔۔۔۔ خواجہ غلام فرید مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

نعمتِ باطنی :۔۔۔۔۔۔ ۱۔ حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ خواجہ غلام فرید مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت :۔۔۔۔۔۔ ۱۲۴۲ھ بروز جمعۃ المبارک

وصال :۔۔۔۔۔۔ ۲۰ صفر ۱۳۰۰ھ

پیرومرشد :۔۔۔۔۔۔ حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری رحمۃ اللہ علیہ

تصانیف :۔۔۔۔۔۔ ۱۔ گلشنِ ابرار ۲۔ مخزنِ چشت

۳۔ مکتوبات ۴۔ دیوانِ عاجز

۵۔ پنج گنج

مزارِ مبارک :۔۔۔۔۔۔ آپ درگاہِ معلّٰی چشتیاں شریف میں حضرت قبلۂ عالمؒ کے روضۂ مبارک کے متصل مغربی جانب اپنے والدِ ماجدؒ کے پہلو میں مدفون ہیں۔

بہادر شاہ ظفر شاہِ دہلی نے آپ کے علم و فضل کو دیکھ کر فرمایا تھا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ حضرت پنجابیؒ (حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ) کی اولاد میں ابھی تک روشنی موجود ہے"

حضرت خواجہ امام بخش مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

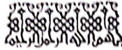
کا طریقۂ تصنیف

الحاج میاں کریم بخش مہاروی دامت برکاتہٗ سے منقول ہے کہ "راقم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ آپ کا طریقۂ تصنیف اس طرح ہوتا تھا کہ رات کو نماز و طعام کے بعد آرام فرماتے تھے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد بیدار ہوتے اور اپنی اہلیہ سے فرماتے "کریم بخش کی والدہ دیا روشن کرو"۔ وہ نیک بخت خاتون دیا روشن کر کے ہاتھ میں تھامے رہتی اور آپ تحریر فرماتے رہتے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر محوِ خواب ہو جاتے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد پھر دیا جلانے کی فرمائش ہوتی اور کتاب تحریر ہوتی۔ یہ سلسلہ یونہی زندگی بھر ہمیشہ جاری رہا۔"

(از مکتوبِ گرامی)

تپش زندہ تر مے کند زندگی را!
تپش بال و پر مے دہد زندگی را

(اقبالؒ)



رَبِّ یَسِّرْ (شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔) وَتَمِّمْ بِالْخَیْر
(اے رب آسانی فرما) (اور خیر کے ساتھ اتمام فرما)

حمد ہے اس کی جو اُس کے لائق ہے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، آپ کی آل پر اور آپ کے تمام اصحاب پر۔

اس کے بعد یہ فقیر امام بخش مہاروی عرض کرتا ہے کہ یہ چند کلمات پیران عظام اور حضراتِ خواجگانِ چشت اہلِ بہشت کے معمولات، نوافل اور وظائف کے باب میں ہیں جو جناب پیرزادہ محمد بخش ناگوری صاحب کی خاطر تحریر کئے جا رہے ہیں۔ پیرزادہ محمد بخش ناگوری صاحب سلطان التارکین حضرت خواجہ صوفی حمید الدین ناگوریؒ کی اولاد ذی الامجاد سے ہیں۔

شب و روز کے یہ معمولات اور وظائف اختصار کے ساتھ اور احتیاج کے مطابق تحریر کئے جا رہے ہیں۔ اگر وہ خدائے غفار کے فضل سے ان وظائف کو اپنا روز مرہ کا وظیفہ بنالیں تو انہیں بشرطِ مداومت اور نصیبہ ازلی قربِ الٰہی حاصل ہو جائے گا۔ اُمید ہے کہ وہ اِس احقر دعا گو کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں گے۔

(وَمَا تَوفِیقِی اِلّا بِاللّٰہ)

تمام وظائف اور نوافل کے اوقاتِ خمسہ یعنی پانچوں اوقات کے معمولات کو اِس میں درج کیا ہے۔ اسی لئے اس کا نام پنج گنج رکھا ہے۔ یہ پنج گنج پر مشتمل ہے:

گنج اوّل:-

اوراد اور وظائف تہجد کے وقت سے لے کر صبحِ صادق کے طلوع ہونے تک۔

گنج دوم :-

اول وقت صبح سے لے کر اشراق کے وقت تک۔

گنج سوم :-

نمازِ ظہر کے بعد کے اوقات۔

گنج چہارم :-

نمازِ مغرب کے بعد کے اوقات

گنج پنجم :-

نمازِ عشاء کے بعد کے اوقات

پس چاہیئے کہ ان اوراد کو ہمیشہ وظیفہ بنایا جائے اور ناغہ نہ کیا جائے۔

گنج اوّل

سالک کو چاہیئے کہ رات کے آخری تہائی حصے میں جاگے۔ طہارت کاملہ کرے سب سے پہلے تحیۃ الوضو کا دوگانہ پڑھے۔ اس دوگانہ میں اپنی مرضی سے تلاوت کرے۔ اس کے بعد بارہ رکعت (۱۲) نمازِ تہجد پڑھے، چھ سلام کے ساتھ۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی "خالدون" تک اور تین بار سورۃ اخلاص دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آمن الرسول سے تا آخر سورت ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار۔ اگر یہ مقدار نہ پڑھ سکے تو جتنا ممکن ہو پڑھ لے مگر ترک نہ کرے۔ کیونکہ فرائض اور سنتوں کے بعد تہجد کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ اس کی وجہِ فضیلت یہ ہے کہ یہ نماز ہمارے حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض تھی۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"فتہجّد بہٖ نافلۃً لک عسٰی اَن یّبعثک ربک مقاماً محموداً" ہم پر اس کی فرضیت نہیں ہے مگر اس کی ادائیگی کی سخت تاکید ہے۔

اس کے بعد تنہائی اور تاریکی میں دوزانو بیٹھ کر ذکرِ جہر شروع کرے۔ مثلاً اگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو ایک سو بار پڑھے تو کلمہ اِلَّا اللّٰہ کو دو سو بار پڑھے۔ اس کے بعد اسمِ ذات کو چار سو بار پڑھے۔ اور اگر کم پڑھنا چاہے تو کم پڑھ لے۔ مگر ترتیب یہی ہو۔ اِس ذِکر کے تین رُکن ہیں۔ ایک اسمِ ذات۔ دُوسرا ملاحظۂ صفاتِ اُمہات یعنی علیم، سمیع، بصیر سوم واسطہ کہ اس کو برزخ اور رابطہ بھی کہتے ہیں۔

اِس ذِکر کی سات شرائط ہیں۔ بیت:

برزخ وذات وصفات وشدّ و مدّ و تحت و فوق
مے نماید طالباں را کُل نفس ذوق و شوق

برزخ سے مُراد صُورتِ شیخ ہے۔ اور ذات سے مُراد وجُودِ مطلق ہے۔ صفات سے مُراد اُمہات یعنی علیم سمیع بصیر ہے۔ شدّ سے مُراد لفظ اللّٰہ کی شدّ کو قوّت سے پڑھنا ہے۔ مدّ سے مُراد الف اللّٰہ کو لمبا کرنا ہے۔ تحت سے مُراد یہ ہے کہ اللّٰہ کے ہمزہ کو زیرِ ناف سے شرُوع کرے، قوّت کے ساتھ۔ فوق سے مُراد ہے کہ دماغ میں تمام کرے۔

اس کے بعد مراقبہ میں جاکر وجودِ مطلق کا تصوّر کرے، تصوّرِ شیخ کی صُورت میں۔ اس کے بعد مناجات میں مصروف ہو جائے۔ اور اگر قدرے رات باقی ہے تو قدرے آرام کرلے۔ اور اگر صُبح ہوگئی ہے تو طہارت و نماز میں مشغُول ہو جائے۔

رنجِ دوم

سالک کو چاہیئے کہ نمازِ فجر کی سُنّت معمُول پڑھنے کے بعد سُورۃ فاتحہ کے الف کو بسم اللّٰہ کی آخری میم سے ملاکر بضمِ میم الرحیم ..... اکیالیس بار پڑھے کہ دفعِ عُسرت کے لئے مُفید ہے۔ اس کے بعد دوگانہ فرض ادا کرے۔ کوشش کرے کہ اوّل وقت پڑھے اور

با جماعت کثیرہ پڑھنے کی کوشش کرے۔ اور اگر کثیرہ جماعت میسر نہ ہو تو قلیل جماعت سے پڑھے۔

سلام کے بعد ایک بار سُبْحَانَ اللّٰہِ مَنْ لَا یَعْلَمُ قَدْرَہٗ غَیْرُہٗ وَلَا یَبْلُغُوْنَ الْوَاصِفُوْنَ صِفَۃَ تَہٗ پڑھے۔ بعدہٗ آیت الکرسی سمیع العلیم تک۔ ایک بار آیت کریمہ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ تا لِکُلِّ شَیْئٍ قَدْرًا تک ایک بار سورہ فاتحہ۔ تین بار سورہٗ اخلاص اور تین بار درود شریف پڑھے۔ پھر آسمان کی طرف پھونک مارے اس لئے کہ پیران عظام کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو شخص اس وظیفہ کو ہر نماز کے بعد عادت یا معمول بنالے تو نزع کا تلخ وقت اور عذاب قبر اس سے رفع ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد سورہ الم نشرح سات بار پڑھے اور دائیں ہاتھ پر دم کرے اور بائیں پستان پر مل لے تا کہ طبیعت میں ملکہ پیدا ہو۔ اس کے بعد دعا میں مشغول ہو جائے۔ دعا تین بار کرے کہ ہمارے پیران باکمال کا یہی اصول ہے۔

اس کے بعد ایک مرتبہ دعا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط بِخَفِیِّ لُطْفِ اللّٰہِ بِلَطِیْفِ صُنْعِ اللّٰہِ بِجَمِیْلِ سَتْرِ اللّٰہِ دَخَلْتُ فِیْ کَنَفِ اللّٰہِ وَتَشَفَّعْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَاہُ یَاہُ اَھْیَاشَ اَھْیَاشُ حَجَبْتُ نَفْسِیْ بِحِجَابِ اللّٰہِ وَمَنَعْتُھَا بِاٰیَاتِ اللّٰہِ وَبِالْاٰیَاتِ الْبَیِّنَاتِ بِحَقِّ مَنْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ ط جِبْرَائِیْلُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاِسْرَافِیْلُ عَنْ یَسَارِیْ وَمِیْکَائِیْلُ عَنْ خَلْفِیْ وَسَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَمَامِیْ وَعَصَا مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ بِیَدِیْ فَمَنْ رَاٰنِیْ وَھَبَنِیْ وَخَاتَمُ سُلَیْمَانَ عَلٰی لِسَانِیْ فَمَنْ تَکَلَّمْتُ اِلَیْہِ قَضٰی حَاجَتِیْ وَنُوْرُ یُوْسُفَ عَلٰی وَجْھِیْ فَمَنْ تَکَلَّمْتُ اِلَیْہِ قَضٰی حَاجَتِیْ وَنُوْرُ یُوْسُفَ عَلٰی وَجْھِیْ فَمَنْ رَاٰنِیْ یُحِبُّنِیْ وَاللّٰہُ مُحِیْطٌ بِیْ وَھُوَ الْمُسْتَعَانُ بِہٖ عَلٰی اَعْدَائِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط پڑھے اور دعا بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَا

اَعْطَانِیَ اللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ وَاَحْذَرُ مِمَّا اَخَافُ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ وَلِیِّیَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ط سات بار پڑھے ۔ پھر دُعا یَا مُفَتِّحُ فَتِّحْ یَا مُفَرِّجُ فَرِّجْ یَا مُسَبِّبُ سَبِّبْ یَا مُسَہِّلُ سَہِّلْ یَا مُتَمِّمُ تَمِّمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ہ اکیس مرتبہ پڑھے کہ یہ فراخ روزی یا گزران کے لئے مُفید ہے۔

پھر سلسلہ مُبارکہ چاروں سلاسل میں سے جو چاہے پڑھے۔ اکثر لوگ جو ہمارے سلسلہ یعنی سلسلۂ چشتیہ بہشتیہ میں داخل ہوتے ہیں، سلسلہ چشتیہ پڑھتے ہیں۔ بیت:

ہر کرا جاوید باید جنّت الماویٰ بہشت!
ہر سحر با صدق خواند شجرہ پیرانِ چشت

اِس کے بعد درودِ مستغاث ایک مرتبہ پڑھے اور اسبوع شریف حسبِ منازل روزمرّہ پڑھے۔ چاہیئے کہ ہر منزل کے اوّل اور آخر میں ایک بار سُورۂ فاتحہ اور سات بار سُورۂ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی رُوح کو بخشے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے حُسنیٰ پڑھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مُبارکہ جو دو سو ایک ہیں پڑھے۔ پھر دلائل الخیرات منازل کے مطابق پڑھے۔ چاہیئے کہ آغاز روزِ دوشنبہ یعنی پیر مُبارک سے کرے۔

اس کے بعد چھ رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد تین تین بار سُورۂ اخلاص پڑھے۔

اِس کے بعد اگر طالب علم ہے تو پڑھنے میں مصروف ہو جائے۔ اگر عالم ہے تو پڑھانے میں مشغول ہو جائے۔ غرضیکہ جو بھی اس کا کام یا شغل ہے، اس

میں مشغول ہو جائے۔

بہ وقت ــــــــ زوال قیلولہ باقاعدگی سے کرے کہ یہ مسنون ہے اور ریاضت کے واسطے توفیق کا اچھا سبب ہے۔

گنج سوم

جب آفتاب زوال سے گزر جائے اور سایہ پہلی مثل میں داخل ہو جائے تو نمازِ ظہر جماعت سے پڑھے۔ اگرچہ حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے کہ ظہر کا وقت دو مثل تک سایہ اصلی کے بعد تک ہے۔ مگر ہمارے مشائخ کا معمول ہے کہ مثلِ اول میں پڑھ لے۔ اور اسی پر تمام ائمہ کا اجماع و اتفاق ہے۔ اصلی سایہ کی تحقیق کتب فقہ میں لکھی ہوئی ہے۔ اس کا مطالعہ کر لینا چاہیئے۔

اگر جمعہ کا دن ہو اور جمعہ کی شرائط وہاں موجود ہوں تو ٹھیک ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں ہر حال میں جمعہ پڑھنا افضل ہے کہ ہمارے پیران عظام کا یہی معمول ہے۔

(نمازِ جمعہ یا) نمازِ ظہر سے فارغ ہونے کے بعد کلام اللہ شریف کی تلاوت منزلِ مقررہ کے مطابق کریں۔ البتہ سوا پارہ کی تلاوت افضل ہے۔ اگر زیادہ یا کم کرے تو بھی جائز ہے۔ اس کے بعد اگر کسی کام سے کہیں جانا ہے تو بے شک جائے۔

اور جب ظہر کا وقت گزر جائے تو اس کے بعد نمازِ عصر میں مشغول ہو جائے۔ سب سے پہلے چار رکعت سنت پڑھے۔ اس کے بعد جماعت کے ساتھ فرائض ادا کرے۔

گنج چہارم

شام کے وقت شام کی نماز کے بعد چھ رکعت نماز اوابین تین سلام کے ساتھ پڑھے (دو دو رکعت کرکے) اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد دو رکعت نماز حفظ الایمان پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات بار اور سورۂ فلق ایک بار دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے

بعد سورۂ اخلاص سات بار اور سورۂ والنّاس ایک بار۔ سلام کے بعد سجدہ میں سر رکھے اور "یا حیُّ یا قیُّومُ ثبّتنی علی الایمان" تین بار پڑھے۔ اس کے بعد ذکرِ جہر میں مشغول ہو جائے۔

گنجِ پنجم

جب رات کا تیسرا حصہ گزر جائے تو نمازِ عشاء میں مشغول ہو جائے اور اگر کوئی عارضہ ہو تو جلدی پڑھ لے۔ مگر ہمارے مشائخ کا معمول ثلث شب کے بعد ہے۔ پہلے چار رکعت سنّت پڑھے۔ پھر جماعت کے ساتھ فرائض پڑھے۔ اس کے بعد دو سنتیں پڑھے اور دو رکعت نفل۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس بار پڑھے۔ سلام کے بعد ستر بار یا وہاب پڑھے اور دس بار سورۂ اِذا جاء نصرُ اللّٰہِ پڑھے۔ اور پھر یَا بَدِیعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیعُ سو مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد وتر کی تین رکعتیں پڑھے۔ پھر سجدہ میں سر رکھے اور دعا کرے۔

ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار اَلحمدُ لِلّٰہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھے

اس کے بعد اپنا محاسبہ کرے اور سو جائے۔ طریقِ محاسبہ یہ ہے کہ نیّت کر کے سونے کے وقت تک، صبح سے عشاء تک جو نیک و بد کام سرزد ہوئے ہیں، انہیں یاد کرے اور خوب ضبط کر کے اعمالِ حسنہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر ادا کرے اور برے اعمال سے کما حقہٗ توبہ کرے۔ تاکہ ان سے پریشانی و پشیمانی حاصل کر کے آئندہ برے کام نہ کرے اور اس طرح ایک دن کے حساب سے ہر روز پاک صاف ہو جایا کرے۔ اس لئے کہ

"اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ" وارد ہے۔ اس کے بعد زبان سے اَللّٰہ اَللّٰہ کا ورد کرتا ہوا سو جائے۔ یہ ورد تین ہزار اور گیارہ بار کرے کہتے ہیں کہ ایک بزرگ نے اپنے بیٹے سے بوقتِ فجر فرمایا کہ آج تمام

دن میں جو کام تم سے سرزد ہوں، انہیں ضبط میں لاناکہ میں عشاء کے وقت تم سے پوچھوں گا۔ جیساکہ جوانی کے دن ہوتے ہیں اور جوانی مستانی ہوتی ہے، بیٹے کو ہر کام یا ہر امر یاد نہ رہا۔ جب شام کو بزرگ نے اُس سے دن کا حساب کتاب پوچھا۔ تو اُس نے جواب دیا کہ خواب سے بیدار ہو کر پہلے پہلے فلاں کام کیا، اس کے بعد فلاں، اس کے بعد فلاں۔ الغرض اپنے والد صاحب کے سامنے چند کام پیش کئے، باقی یاد نہ رہے عاجز ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے باقی کام یاد نہیں رہے کس طرح بیان کروں؟

باپ نے کہا اے بیٹے تو جو چار گھڑیوں کا حساب نہیں دے سکا، قیامت کے دن تمام عمر کے اعمال کا حساب کس طرح دے گا۔

تو نمے دانی حساب صبح و شام
کے حسابے مے دہی عمر تمام

اسی وجہ سے ہمارے پیرانِ عظام نے اِس وظیفہ پنج گنج کی طالبان پر پوری قدغن لگائی ہے کہ اس پر ضرور پابندی سے عمل کریں۔

والسَّلامُ علیٰ مَن تبعَ الھدیٰ

(اس پر سلامتی ہو جو ہدائت کی پیروی کرے)

تمت بخیر

بقلم:

خواجہ امام بخش مہارویؒ

بوقتِ عصر
سہ شنبہ ۱۷ شعبان ۱۳۰۸ھ




شیخ المشائخ قطب الاقطاب
حضرت خواجہ
شاہ محمد سلیمان تونسویؒ
رحمۃ اللہ علیہ
المعروف پیر پٹھان


PDF




PDF